میں یہ ہیں:

"انا مولاہ ای ولیہ!"

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) میں مقروض کے قرضہ کا ضامن ہوں"۔[1]

اور حضرت ابوہریرہؓ کی دوسری حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں:

"من ترک کلا فالینا" (بخاری ص ۳۲۳ ج ۱)

لہٰذا معلوم ہوا کہ "اولی بالمؤمنین" کا معنیٰ حاضر ناظر ٹھہرانا قطعاً صحیح نہیں بلکہ یہ تحریفِ قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس جرمِ عظیم سے محفوظ فرمائے۔ آمین! لعل فیہ کفایۃ لمن لہ درایۃ!

(۲)

سوال: اگر ہم بارش کی وجہ سے مغرب اور عشاء اکٹھی کر سکتے ہیں تو کیا ظہر اور عصر بھی اکٹھی کر سکتے ہیں؛ نیز جمع بین الصلوٰتین میں سنتیں معاف ہوتی ہیں یا نہیں؟

(سائل۔ ایضاً)

<u>الجواب بعون الوہاب:</u>

واضح ہو کہ بارش کی وجہ سے جمع بین الصلوٰتین جائز ہے اور جیسے مغرب و عشاء میں جائز ہے ویسے ہی ظہر اور عصر میں بھی جائز ہے۔ کیونکہ جس حدیث سے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرنے کا استدلال کیا جاتا ہے، اس حدیث میں ظہر اور عصر کی نمازوں کے جمع کرنے کا ذکر بھی موجود ہے۔ چنانچہ سنن ابی داؤد میں ہے:

"عن عبد اللہ بن عباس قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ ثمانیا وسبعًا الظہر والعصر والمغرب والعشاء۔ الخ" (صفحہ ۱۷۱، باب الجمع بین الصلوٰتین، ج ۱، نیل الاوطار، ص ۲۵۴، ج ۳ ——— یہ حدیث متفق علیہ بھی ہے)

کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں آٹھ اور سات رکعات مدینہ میں اکٹھی پڑھائیں۔ یعنی ظہر اور عصر کے چار چار فرض اور مغرب کے تین اور عشاء کے چار

---

[1] اسی سلسلہ مضمون کی ایک مفصل متفق علیہ حدیث، شمارہ ہذا کے صفحہ ۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔ جس سے "النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم" کی تفسیر واضح ہوتی ہے۔ (ادارہ)